Open Access
Al Khadim Research Journal
Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235
ISSN (PRINT): 2710-0227

ARJICC, Vol: 2, Issue: 2,
July to September 2021
DOI: 10.53575/arjicc.u14-v2.2(21)215-234
http://arjicc.com/index.php/arjicc

کتب ستہ واربعہ کا اجمالی جائزہ

Brief Overview of Kutub-e-Sittah and Arba

Zahid Hussain*
Prof Dr. Matloob Ahmed**

Abstract
After the Holy Quran, Hadith is the largest and most important source of Islamic Law and also has a fundamental status. No subject of Islam can be completed without Hadith. From the beginning till now, a large number of scholars have played an important role in its research, organization and publication. There are two major schools of thought in Islam, one is called "Ahl-e- Sunnah" and second is "Shia Imamia Isna Asharia". Each has compiled his own collection of Hadiths. Ahl-e-Sunnah's collection is called "Sihah Sittah" and Shia Imamia is "Kutub-e-Arba". Each of them did their best to preserve the Hadith, formulated valuable principles and serve it in such a way that no other nation in the world can set an example in protecting its ancient traditions and religious capital.
Keywords: Brief Overview of Kutub-e- Sittah and Arba.

شریعت اسلامی میں کلام الٰہی کے بعد سب سے بڑا ماخذ حدیث پاک ہے، جس کی اسلام میں بنیادی حیثیت ہے اور اس کے بغیر اسلام کا کوئی موضوع مکمل نہیں ہو سکتا۔ شروع سے اب تک علماء کی ایک بڑی تعداد نے اس کی چھان بین، ترتیب و تہذیب اور نشر و اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ اسلام میں دو بڑے مکتب پائے جاتے ہیں ایک کو اہل سنت کا نام دیا جاتا ہے اور دوسرا شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے نام سے معروف ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا حدیثی مجموعہ ترتیب دیا ہے۔ اہل سنت کا حدیثی مجموعہ "صحاح ستہ" سے موسوم ہے اور شیعہ امامیہ کا "کتب اربعہ" کے نام سے معروف ہے۔ ہر ایک نے اپنی پوری کوشش سے حفاظت حدیث کا اہتمام کیا، قیمتی اصول وضع کیے اور ایسی خدمت کی کہ دنیا کی کوئی قوم بھی اپنی قدیم روایات اور مذہبی سرمایہ کی حفاظت کی مثال نہیں پیش کر سکتی۔

کتب ستہ کا اجمالی جائزہ

کتب ستہ مکتب اہل سنت کی چھ مشہور و معروف کتب احادیث ہیں، انہیں قرآن مجید کے بعد اہم ترین دینی ماخذ و منابع سمجھا جاتا ہے۔ ان مجموعوں میں سے دو کو صحیح اور باقی چار کو سنن کا عنوان دیا جاتا ہے لیکن مجموعی طور پر ان سب کو صحاح (صحیح کی جمع)، اصول ستہ، کتب ستہ اور امہات ست کہا جاتا ہے۔ جن کا اجمالی جائزہ درج ذیل ہے:

---

* Ph.D Research Scholar of Islamic Studies, The University of Faisalabad.
Email id: hzahid700@gmail.com
** Chairman, Department of Arabic and Islamic Studies University of Faisalabad.
Email: dr.matloobahmed786@yahoo.com

1۔ صحیح بخاری:

مولف کا تعارف:

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ اس کتاب کے مولف ہیں۔ابو عبداللہ آپ کی کنیت ہے۔13 شوال 194 ہجری قمری بخارا (ازبکستان) میں پیدا ہوئے اور سمرقند کے نزدیک خرتنگ نامی دیہات میں 256 ہجری 62سال کی عمر میں اس جہان فانی کو الوداع کہا۔[1]

والد محترم اسماعیل بن ابراہیم حدیث میں اپنے دور کے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے۔امام بخاریؒ نے دس سال کی عمر سے حدیثوں کو حفظ کرنا شروع کیا اور 16 سولہ سال کی عمر میں اپنی ماں اور بڑے بھائی کے ساتھ مکے روانہ ہوئے اور چھ سال مکہ اور مدینہ میں زندگی گزارے۔ان سالوں میں امام بخاریؒ نے دینی علوم کو حاصل کیا۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"فلو لا نفر من كل فرقة منهم طآيفة ليتفقهوا فى الدين"[2]

ترجمہ:"مسلمانوں کا ایک گروہ ضرور دینی علوم کی تحصیل وفقاہت کے لیے گھر سے باہر نکلنا چاہیے"۔

اسی کی تکمیل کے لیے آپ کمربستہ ہوئے اور حدیثوں کی جمع آوری کے لیے وہ کٹھن سفر شام، مصر، الجزیرہ، بغداد، بصرہ اور خراسان کے اختیار کیے جو تاریخ میں مثال بن گئے۔امام بخاریؒ علم حاصل کرنے اور چند کتاب لکھنے کے بعد اپنے شہر واپس پلٹے۔حجاز میں آپ نے ابراہیم بن منذر، مطرف بن عبداللہ، ابراہیم بن حمزہ، ابوثابت محمد بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عبداللہ الاولیسی وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا۔

کتاب کا تعارف:

صحیح بخاری کا پورا نام، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ ہے۔یہ کتاب مکتب اہل سنت کی احادیث کے مجامع میں سے ایک ہے۔مجامع حدیثی کی اصطلاح ان کتابوں کے لیے ہے جو عقیدے اور فقہی موضوعات کے ساتھ کل آٹھ قسم کے موضوعات کو شامل ہو۔امام بخاریؒ نے اس کتاب کو لکھنے میں سولہ سال لگائے اور اس کی احادیث کو چھ لاکھ میں سے چن لیا۔[3]

ابن صلاح کے مطابق تکراری احادیث کو شمار کیا جائے تو 7275 احادیث اور اگر انہیں الگ کیا جائے، تو ان کے اور یحیٰی بن اشرف نووی کے مطابق 4000 احادیث پر مشتمل ہے۔[4]

جبکہ ریاض میں چھپی ہوئی صحیح بخاری کی دو جلدوں میں حدیثوں کی تعداد 7563 ہے۔[5]

فہارس البخاری میں رضوان محمد رضوان نے ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ صحیح بخاری میں موجود روایات کی تعداد 9082 ہے۔[6]

تمام مطالب کو کتاب کے نام سے اور ہر ایک کتاب میں موضوع سے متعلق کئی عناوین کو باب کے نام سے ذکر کیا ہے۔یوں صحیح بخاری 97 کتب اور 3450 ابواب پر مشتمل ہے اور تمام احادیث کو موضوع کے لحاظ سے ان کے ابواب میں رکھا ہے۔

صحیح بخاری فقہی کتابوں کے مطابق مختلف فصلوں میں تقسیم ہوئی ہے لیکن اس میں دیگر مطالب اور ابواب بھی پائے جاتے ہیں مثلاً آغاز خلقت، بہشت، دوزخ، پیغمبران، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور تفسیر قرآن۔اس کتاب کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ ہر باب

کا عنوان اس باب کی احادیث سے امام بخاریؒ کے استنباط کے مطابق رکھا گیا گیا ہے۔[7]

اور یہ عناوین چونکہ مشکل اور مجمل احادیث کی تفسیر، تبیین اور تاویل پر مشتمل ہیں اس لیے انہیں فقہ بخاری بھی کہا جا سکتا ہے۔[8]

امام بخاریؒ اپنی اس کتاب میں ایک محدث ہونے کے ساتھ بطور فقیہ بھی ظاہر ہوئے ہیں اسی وجہ سے بعض احادیث کو مختلف ابواب کی وجہ سے حدیث کو تکرار یا تقطیع کیا ہے اور اس کے ساتھ فقہی اور حکمی نکات اور آیات الاحکام کو بھی لائے ہیں۔[9]

احادیث کے انتخاب کے لیے حدیث صحیح ہونے کو معیار بنایا اور اسی وجہ سے "شرط بخاری" سے مشہور ہوئے۔ اس معیار کے مطابق اس حدیث کو صحیح سمجھتے جس کا سلسلہ سند ایک مشہور صحابی سے متصل ہونے تک جتنے بھی راوی ہیں ان کی وثاقت کے بارے میں بزرگ محدثین کا اتفاق نظر ہو اور سن بھی مقطوع نہ ہو بلکہ متصل ہو۔[10]

اسی بنا پر صحیح احادیث کو منتخب کرنے کے لیے سند کا متصل ہونا، اتقان ورجال کی وثاقت نیز حدیث کے متن یا سند میں کوئی اشکال یا ضعف (عدم علل) نہ ہونے کو معیار قرار دیا ہے۔[11]

شروحات:

یہ کتاب مختلف زبانوں میں چھپی ہے اور شروحات کی ایک طویل فہرست ہے جن میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں:

1۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری: حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی (متوفی 852) علم حدیث کے ماہروں نے اسے بہترین شرح قرار دیا ہے۔

2۔ عمدۃ القاری فی شرح البخاری: محمود بن احمد عینی (متوفی 855) کی شرح

3۔ ارشاد الساری فی شرح البخاری: احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی (متوفی 923) کی شرح

دیگر تصانیف:

امام بخاریؒ نے کئی کتابیں لکھیں، جن میں اہم ترین کتاب صحیح البخاری ہے۔ اس کتاب کے علاوہ چند کتابیں درج ذیل ہیں:

التاریخ الکبیر، التاریخ الأوسط، التاریخ الصغیر، خلق أفعال العباد، الضعفاء الکبیر، أسامی الصحابۃ، المبسوط، المسند الکبیر، الضعفاء الصغي اور مختصر من تاریخ النبی۔

2۔ صحیح مسلم:

موئلف کا تعارف:

یہ کتاب ابو الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم بن ودر بن کوشاذ قشیری نیشاپوری کی تالیف ہے۔[12]

ابو الحسین آپ کی کنیت تھی اور عساکر الدین لقب تھا۔ اکثر علماء کی رائے کے مطابق آپ نیشاپور میں سنہ 206 ہجری میں پیدا ہوئے۔[13]

علمی گھرانے میں پرورش پائی اور بچپن ہی سے علم و حفظ حدیث میں مشغول ہو گئے تھے۔[14]

محمد بن عبدالوہاب فراء جو کہ امام مسلمؒ کے شیخ بھی ہیں فرماتے ہیں:

"مسلم لوگوں میں معتبر عالم اور حافظ تھے"۔[15]

امام مسلمؒ کا محدثین کرام میں جو مقام ہے وہ ہر کسی پر عیاں ہے۔ اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ امام بخاریؒ کے علاوہ کوئی دوسرا محدث ان کے درجے تک نہیں پہنچا۔ طلب حدیث کے لیے مختلف ممالک کا سفر کیا، حج کے لیے گئے تو وہاں کے آئمہ حدیث اور کبار شیوخ سے استفادہ کیا یوں تین لاکھ سے زائد احادیث اکٹھی کیں۔[16]

امام مسلمؒ کے شیوخ کافی تعداد میں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

ابراھیم بن خالد الیشکری، عبداللہ بن جعفر البرمکی، حجاج بن الشاعر، قتیبہ بن سعید ، قاسم بن زکریا، ابراھیم بن دینار التمار، حرملہ بن یحییٰ ، عبداللہ بن الصباح، ابراھیم بن زیاد سبلان، الحسن بن الحرانی، عبداللہ بن عامر بن زرارہ، قطن بن نسیر، ابراھیم بن سعید الجوھری، الحسن بن البورانی، عبداللہ الدارمی، عبداللہ بن عمر بن ابان۔

امام مسلمؒ کی وفات 261ھ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر 55 سال تھی۔[17]

کتاب کا تعارف:

صحیح مسلم مکتب اہل سنت کی صحیح بخاری کے بعد دوسری اہم حدیث کی کتاب ہے اور الجوامع میں بھی دوسری کتاب شمار ہوتی ہے۔ امام مسلمؒ نے تین لاکھ احادیث میں سے 7275 احادیث اس کتاب میں نقل کیں جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے حدیث کے مستند ہونے کی شرائط بہت سخت رکھی ہوئی تھیں تاکہ صرف مستند ترین احادیث جمع ہو سکیں۔ صحیح بخاری کی طرح اس میں بھی تمام مطالب کو کتاب کے نام سے اور ہر ایک کتاب میں موضوع سے متعلق کئی عناوین کو باب کے نام سے ذکر کیا ہے۔ یوں یہ کتاب کل 54 کتابوں اور 1353 ابواب پر مشتمل ہے۔ تمام احادیث کو ان کے موضوع کے اعتبار سے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں مقدمہ ہے اس کے بعد کتاب الایمان سے شروع کرتے ہیں، پھر فقہی ابواب کو جگہ دیتے ہیں اور سب سے آخر میں کتاب التفسیر کا بیان ہے۔ حسن ترتیب کے حوالے سے صحیح مسلم کو سب پر فوقیت حاصل ہے، موضوع کی روایات ایک جگہ جمع ہیں، حدیث کا پورا متن ایک ہی جگہ نقل ہے، روایت بلفظہ کا خاص اہتمام ہے اور مرفوع روایات اصلا نقل ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین بھی کہا جاتا ہے اور یہ دونوں کتابیں طبقہ اولیٰ میں شمار ہوتی ہیں۔

شروحات:

صحیح مسلم پر علماء نے بہت سی شروحات لکھی ہیں جن میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں:

1۔ سب سے مشہور شرح امام حافظ ابوزکریا محی الدین نووی شافعیؒ کی ہے۔ اس شرح کا ایک خلاصہ بھی ہے جسے شمس الدین محمد بن یوسف قونویؒ نے مرتب کیا۔

2۔المعلم بفوائد کتاب المسلم از ابو عبداللہ محمد بن علی مازری کی ہے۔ 3۔الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج از جلال الدین سیوطی۔
ان کے علاوہ بھی شروحات ہیں اور اس پر مختصرات بھی ہیں ذ مختصر ابو عبداللہ شرف الدین محمد بن عبداللہ مرسی کا، ایک اور مختصر زوائد مسلم کا بخاری پر حافظ سراج الدین عمرو بن علی ملقن شافعی کا، اس کے علاوہ حافظ زکی الدین منذری کا ہے۔ اس کی شروحات بھی کافی تعداد میں ہیں جن میں مشہور شرح السراج الوہاج ہے۔

دیگر تصانیف:

امام مسلمؒ نے اور کتابیں بھی لکھیں لیکن جو درجہ صحیح مسلم شریف کو ملا وہ کسی اور کتاب کو نہیں۔ دیگر تصنیفات کے نام درج ذیل ہیں:
کتاب مسند کبیر، کتاب الاسماء والکنٰی، کتاب العلل، کتاب العصیان، کتاب حدیث عمرو بن شعیب، کتاب مشائخ مالکؒ، کتاب مشائخ الثوریؒ، کتاب اوہام المحدثین اور کتاب الطبقات وغیرہ۔

3۔سنن ترمذی:

موئلف کا تعارف:

اس کتاب کے موئلف کا نام محمد بن عیسیٰ ترمذی ہے۔ جو امام بخاری کے شاگردوں میں سے ہیں۔ حسب دستور پہلے اپنے وطن سے تعلیم حاصل کی پھر مختلف ممالک کا سفر کیا اور بہت سے مشائخ سے احادیث سنیں۔ آپ کا حافظہ بہت قوی تھا جو روایتیں سن لیتے یاد ہو جاتیں اور اسی وجہ سے اساتذہ بھی آپ کی قدر کیا کرتے تھے۔ امام ذھبی اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں کہ:
صحاح ستہ کے مصنفین میں امام ترمذیؒ کو حدیث کے رسوخ کے ساتھ ساتھ تفقہ میں بھی امتیاز حاصل تھا، امام بخاریؒ کی طویل صحبت نے اس میں مزید رنگ بھرا:

و تفقہ فی الحدیث بالبخاری[18]

"حدیث میں انہیں تفقہ بخاری سے حاصل ہوا"۔

امام ترمذیؒ نے تقابلی فقہ کی بنیاد ڈالی، ابن حجر ادریسی سے ناقل ہیں:
"امام ترمذی ان لوگوں میں سے ہیں جو علوم حدیث میں لائق تقلید ہیں، جامع، تاریخ اور العلل تصنیف کی، ان میں پورے اتفاق کے ساتھ ان کی عالمانہ شان نظر آتی ہے اور قوت حفظ میں وہ ضرب المثل ہیں"۔[19]
مزید یہ بھی لکھا ہے کہ:

"آپ حافظ حدیث، علم کا نشان اور ماہر امام تھے"۔[20]

کتاب کا تعارف:

سنن میں دوسری کتاب جسے بڑی اہمیت حاصل ہے وہ سنن ترمذی ہے۔ دروس حدیث کے حلقوں میں اسے کافی پذیرائی ملی ہے اور عام طور پر

صحاح ستہ میں سب سے پہلے اسی کتاب کا درس ہوتا ہے۔ایک طرف اس میں فقہی احادیث ہیں تو دوسری طرف کوئی اہم موضوع نہیں چھوٹا جس کی روایات جمع نہ ہوئی ہوں۔ چالیس سے زیادہ موضوعات شامل ہیں۔ یہ جامع بھی ہے اور سنن بھی،اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہے۔احادیث کا تکرار نہیں ہے، تمام فقہا کے بنیادی مستدلات کو جمع کیا ہے اور ہر ایک کے لیے علیحدہ باب ہے، فقہا کے مذاہب بالالتزام بیان کیے ہیں یوں حدیث کے ساتھ فقہ کا بھی ذخیرہ بن گئی ہے، ہر حدیث کے ساتھ اس کا درجہ استناد بتایا گیا ہے اور سند کی کمزوریوں کی طرف نشان دہی کی گئی ہے، حدیث طویل ہونے کی صورت میں صرف وہ حصہ ذکر کیا گیا ہے جو باب سے متعلق ہو، یہ وجہ ہے کہ اس میں احادیث مختصر اور چھوٹی ہیں، سند میں علت یا اضطراب ہونے کی صورت میں تشریح بھی کی گئی ہے، مشتبہ راویوں کا تعارف بھی کروایا گیا ہے، جو نام سے مشہور ہیں ان کی کنیت اور جو کنیت سے مشہور ہیں ان کے نام ذکر کیے گئے ہیں تاکہ اشتباہ نہ ہو اور بعض اوقات راوی کا مروی عنہ سے سماع ثابت ہونے یا نہ ہونے پر بھی بحث کرتے ہیں۔ کتاب کی ترتیب اور حدیث کا تلاش کرنا بہت آسان ہے۔[21]

بڑے عنوانات کو کتاب اور ذیلی عنوانات کو ابواب کا نام دیا ہے یوں یہ 46 کتابوں اور 2242 ابواب پر مشتمل ہے۔[22]

شروحات:

اس کتاب پر بہت سی شروحات لکھی گئی ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

1۔عارضۃ الاحوذی از قاضی ابوبکر ابن العربی اس شرح کو اولیت حاصل ہے۔ 2۔شرح علل الترمذی لابن رجب (متوفی ۷۹۵ھ) (مطبوع)

3۔عارضۃ الأحوذی فی شرح جامع الترمذی للقاضی ابی بکر بن العربی المالکی (۴۶۸-۵۴۳ھ)۔ مطبوع

4۔ قوت المغتذی علی جامع الترمذی للحافظ جلال الدین عبدالرحمن بن کمال السیوطی (۸۴۹-۹۱۱ھ)۔

دیگر تصانیف:

امام صاحب کی کتب میں جو درجہ سنن ترمذی کو ملا وہ کسی اور کتاب کو نہیں ملا، دیگر تصنیفات کی ایک فہرست نقل کی جاتی ہے مگر جو محفوظ ہیں وہ درج ذیل ہیں:

الشمائل، العلل، تسمیۃ اصحاب رسول اللہ

4۔ سنن ابوداوود:

موئلف کا تعارف:

اس کتاب کے مولف سلیمان بن اشعث المعروف بہ ابوداوود سجستانی (متوفی 272ھ) ہیں۔ یمن کے ایک قبیلہ ازد سے ان کا نسبی تعلق تھا۔ ان کے اجداد میں سے عمران جنگ صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ساتھ تھے اور اسی میں شہید ہوئے۔[23]

بچپن ہی سے حصول علم میں مشغول ہوئے اور بعد میں مختلف ممالک کا سفر کیا، اہم علمی مراکز کا دورہ کیا اور محدثین سے استفادہ کیا۔ابن حجر

کے مطابق ان کے مشائخ کی تعداد تقریباً تین سو تک پہنچتی ہے۔[24]

ان میں مشہور ترین امام یحی بن معین، امام اسحاق بن راہویہ، امام بن ابی شیبہ ہیں۔

امام داوودؒ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ امام نسائیؒ اور امام ترمذیؒ آپ کے شاگرد ہیں۔ امام داوودؒ کے متعلق یہ جملہ بہت مشہور ہے:

ابوداوود کے لیے حدیثیں ایسی آسان کر دی گئی ہیں جیسے حضرت داوودؑ کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔[25]

کتاب کا تعارف:

کتاب کا نام سنن ابی داوود ہے۔ فقہی احادیث کا سب سے بڑا ذخیرہ اس کتاب میں موجود ہے۔ امام صاحب نے اس کتاب کا انتخاب پانچ لاکھ احادیث کو سامنے رکھ کر کیا ہے۔ وہ خود فرماتے ہیں:

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ لاکھ حدیثیں لکھی ہیں جن سے ان روایات کا انتخاب کیا ہے جو اس کتاب میں درج ہیں"۔[26]

بڑے عنوانات کو کتاب اور ذیلی عنوانات کو ابواب کا نام دیا ہے یوں یہ 5274 حدیثوں، 40 کتابوں اور 1889 ابواب پر مشتمل ہے۔[27]

اکابر علماء کے مطابق اس میں ضعیف احادیث بھی ہیں۔ محمد ناصر الدین البانی نے ضعیف سنن ابی داوود کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے ضعیف احادیث کا تعین کرتے ہوئے 800 احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔[28]

شروحات:

اس کتاب پر بھی شروحات کافی تعداد میں لکھی گئی ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1۔ غایۃ المقصود، تالیف محمد شمس الدین 2۔ مرقاۃ الصعود، تالیف جلال الدین سیوطی 3۔ معالم السنن از احمد بن محمد خطابی

دیگر تصانیف:

سنن ابی داوود کے علاوہ بھی امام صاحب نے متعدد کتابیں اور رسائل تصنیف فرمائے جن میں چند درج ذیل ہیں ؛

1۔ مسائل الامام احمد، فقہی ابواب کی ترتیب پر یہ کتاب تصنیف کی گئی ہے اور علامہ رشید رضا مصری کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

2۔ رسالۃ بسلسلۃ تعارف السنن، یہ دراصل اہل مکہ کے نام ایک تفصیلی مکتوب ہے جس میں آپ نے اپنی سنن کا تعارف اور منہج بتانے کے ساتھ ساتھ خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔

3۔ المراسیل مطبوعہ 4۔ کتاب الزھد، مطبوعہ

5۔ سنن نسائی:

مولف کا تعارف:

ابو عبدالرحمن احمد بن علی بن شعیب نسائی ہیں۔[29]

خراسان کے ایک شہر نسا میں 215ھ میں پیدا ہوئے۔ صحاح ستہ میں تین کو اپنے وطن کی نسبت سے شہرت ہوئی، امام بخاریؒ، امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ۔

حصول علم کے لئے مختلف شہروں اور ملکوں کا سفر کیا اور علم حدیث میں بڑی مہارت پائی، اپنے زمانے میں ان تمام حضرات پر فوقیت رکھتے جن کا علم حدیث سے تعلق ہے۔[30]

ابن حجر لکھتے ہیں:

کہ فن رجال میں ایک جماعت نے انہیں امام مسلمؒ پر فوقیت دی ہے۔[31]

علمی مقام کے ساتھ تقوی و پرہیز گاری میں بھی ممتاز تھے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ:

آپ بڑے متقی اور پرہیز گار تھے۔[32]

کتاب کا تعارف:

سنن نسائی، سنن کبیر نسائی اور سنن کبیر کے نام سے بھی مشہور ہے۔ صحیحین کے بعد سنن نسائی کو باعتبار صحت جو فوقیت حاصل ہے وہ روایات کو اخذ کرنے میں سخت شرائط کی وجہ سے ہے، بعض جگہ ان کی شرائط بخاری و مسلم سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ عبدالرشید نعمانی لکھتے ہیں:

امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں امام بخاری و مسلم کی طرح صرف صحیح الاسناد روایات ہی کو لیا ہے، ان کی تصنیف بخاری و مسلم دونوں طریقوں کی جامع سمجھی جاتی ہے اور علل حدیث کا بیان اس پر مستزاد ہے، اس کے ساتھ حسن ترتیب میں بھی ممتاز ہے۔[33]

اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے تراجم ابواب میں ہے جس میں امام بخاری کا تتبع کیا ہے۔ بڑے عناوین کو کتاب اور ذیلی عناوین کو ابواب کا نام دیا ہے یوں اس میں 57 کتابیں اور 2539 ابواب ہیں۔

شروحات:

اس کتاب کی شروحات میں جو مشہور ہیں:

1۔ شرح السیوطی علی السنن النسائی، از علامہ جلال الدین سیوطی، جسے مکتبہ المطبوعات نے حلب سے 1986 میں شائع کیا۔

2۔ حاشیات السندی علی النسائی، از ابی الحسن بن عبدالھادی السندی۔ اسے بھی مکتبہ المطبواعات نے شائع کیا۔

دیگر تصانیف:

اس کے علاوہ بھی امام صاحب نے حدیث کے مختلف موضوعات پر کتابیں تصنیف کیں جن میں چند اہم درج ذیل ہیں:

السنن الکبری، السنن الصغری، خصائص علی، مسند مالک، عمل الیوم واللیلۃ، کتاب الضعفاو المترو کین

ان سب میں سب سے زیادہ شہرت جسے ملی وہ امام صاحب کی کتاب المجتبی ہے جو کہ السنن الکبری کی تلخیص ہے۔

6۔ سنن ابن ماجہ:

مولف کا تعارف:

محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی المعروف بہ ابن ماجہ (متوفی 273ھ) ہیں۔ احادیث کی جمع آوری کے لیے آپ نے اپنے زمانے کے مشہور علمی مراکز والے شہروں اور ملکوں کا سفر کیا، اور اکابرین علماء سے استفادہ کیا۔ آپ کے بارے میں ابن خلکان وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں:

"مشہور حافظ حدیث کتاب السنن کے مصنف، حدیث کے امام تھے، اس کے علوم کے رمز شناس اور اس سے متعلق فنون کے ماہر تھے"۔[34]

کتاب کا تعارف:

اس کتاب کی پہلی خصوصیت اس کا حسن ترتیب ہے، جس خوبی کے ساتھ احادیث کو بغیر تکرار کے بیان کیا گیا ہے اور ابواب کی جو ترتیب ہے وہ دوسری کتابوں میں ملنی مشکل ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بکثرت وہ روایات موجود ہیں جن سے صحاح ستہ کی دوسری کتابیں خالی ہیں۔ امام ابو زرعہ کی خدمت میں جب اسے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

میرا خیال ہے اگر یہ کتاب لوگوں تک پہنچ گئی تو حدیث کے یہ مجموعے یا ان میں اکثر معطل ہو کر رہ جائیں گے۔[35]

"بڑے عناوین کو کتاب اور ذیلی عناوین کو ابواب کا نام دیا ہے یوں کل کتابیں 38، ابواب کی تعداد 1534 اور احادیث کی تعداد چار ہزار ہے"۔[36]

شروحات:

سنن ابن ماجہ پر بھی کافی شروحات لکھی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ از علامہ سیوطی 2۔ انجاح الحاجہ از شیخ عبد الغنی مجددی دھلوی

3۔ کفایۃ الحاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ از ابی الحسن بن عبد الھادی السندی۔

4۔ مصباح الزجاجہ فی زوائد ابن ماجہ از احمد بن ابی بکر بن اسماعیل البوصیری۔ اس کتاب میں سنن ابن ماجہ کی روائد احادیث کی تخریج کے ان پر حکم لگانے کے ساتھ رواۃ پر بھی بحث کی گئی ہے اور زوائد سے مراد وہ احادیث ہیں جو کہ صرف ابن ماجہ میں باقی صحاح خمسہ میں نہیں ہیں۔

دیگر تصانیف:

اس کتاب کے علاوہ امام صاحب کی دو اور تصانیف کا بھی تذکرہ ملتا ہے ۃ

1۔ التفسیر شبلی نعمانی، اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ ایک ضخیم تالیف ہے، اس میں امام ابن ماجہ نے قرآن پاک کی تفسیر کے سلسلہ میں جس قدر

احادیث اور صحابہ کرام و تابعین کے اقوال مل سکے ہیں ان کو بالاسناد ذکر کیا ہے۔[37]

2۔التاریخ، یہ صحابہ کرام سے لے کر مصنف کے عہد تک کی تاریخ ہے جس میں بلاد اسلامیہ اور راویان حدیث کی تاریخ ہے لیکن یہ دونوں کتابیں ناپید ہیں۔

کتب اربعہ کا اجمالی جائزہ:

مکتب شیعہ اثنا عشریہ کے فقہا اور مجتہدین جن کتب کو استنباط کے اہم ترین منابع سمجھتے ہیں انہیں کتب اربعہ یا اصول اربعہ کہا جاتا ہے۔ جن کا تعارف درج ذیل ہے:

1۔الکافی:

موئلف کا تعارف:

ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی (متوفی 329ھ) کتاب الکافی کے مولف ہیں۔ دنیائے اسلام کے اہم ترین محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے اور انہیں "ثقۃ الاسلام" کا لقب دیا گیا ہے۔[38]

تالیف کتاب کے لیے انہوں نے دنیائے اسلام کے مختلف شہروں اور دیہاتوں کا سفر کیا۔ شیخ کلینی کا گھرانہ کلین شہر کا بہت معزز گھرانہ تصور ہوتا تھا۔ شیخ کلینی نے فقہ اور حدیث کے افاضل سے روایات کی ہیں اور ان کے شیوخ کی تعداد پچاس کے قریب ہے جنہوں نے حدیث کو املاء کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت کا بھی اہتمام کیا۔ وہ سب سے زیادہ علی بن ابراہیم قمی (صاحب تفسیر قمی) سے متاثر تھے۔[39]

آپ کے دیگر شیوخ میں ابو علی احمد بن ادریس قمی، احمد بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن خالد برقی، احمد بن محمد بن عیسی اشعری، احمد بن مھران، اسحاق بن یعقوب، ابن فروح (صاحب کتاب بصائر الدرجات)، احمد بن محمد بن سعید ہمدانی المعروف بہ ابن عقدہ۔[40]

آپ کے شاگردوں میں سے مشہور: ابو عبداللہ احمد بن ابراہیم المعروف بن ابی رافع صمیری، ابوالحسن احمد بن احمد، ابوالحسین احمد بن علی، ابو غالب احمد بن محمد، ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن قضاعہ صفوانی۔[41]

آپ اپنے وقت میں "رے" کے شیخ الشیعہ سمجھے جاتے تھے۔ اور لوگ آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔[42]

آپ بغداد جا کر درب السلسلہ میں سکونت پذیر ہوئے جس وجہ سے آپ کو "سلسلی" کہا جاتا ہے اور یہاں ۳۲۷ھ تک درس حدیث دیتے رہے۔

آپ کے حلقۂ درس میں بڑے بڑے علماء شرکت کرتے تھے جو دور دراز سے طلب علم کی غرض سے سفر کر کے آتے تھے۔ شیخ کلینی ایک وسیع النظر عالم، ثقہ، محدث، عادل و سدید القول تھے۔

کتاب کا تعارف:

الکافی، اصول کافی کے نام سے بھی موسوم ہے۔ حدیث کی اہم کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ مکتب شیعہ اثنا عشریہ کی کتب اربعہ کی پہلی کتاب

ہے۔اس میں اعتقادی، فقہی، اخلاقی، تفسیر اور تاریخ سے متعلق تمام مسائل کو جمع کیا گیا ہے۔اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اصول دین (اصول کافی)، فروع دین (فروع کافی) اور متفرقہ جو (روضہ کافی) کے عنوان سے موسوم ہے۔اس میں تمام مطالب کو کتاب کے نام سے بیان کیا گیا ہے اور ہر ایک کتاب میں موضوع سے متعلق کئی عناوین کو باب کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔تمام ابواب کے ذیل میں تقریبا سولہ ہزار احادیث کو آئمہ اہلبیت سے سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ کلینی نے اس کتاب کو آئمہ اہل بیت کے شاگردوں اور امامیہ جعفریہ اور اہل سنت کے اہم اور معتبر راویوں کی روایات کی بنیاد پر مرتب کیا ہے۔اس کتاب کو تالیف کرنے میں تقریباً ۲۰ سال لگے۔اس کتاب کو اسلامی تعلیمات اور احکام خصوصاً مکتب شیعہ امامیہ کی تعلیمات کو استنباط اور استخراج کرنے کے لیے سب سے پہلا اور اہم منبع سمجھا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر اس میں چونتیس کتابیں اور تین سو چھبیس باب ہیں۔ کلینی نے اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ کل آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

الاصول من الکافی:

کتب اربعہ میں سے صرف اصول کافی ہی وہ واحد کتاب ہے کہ جس میں اعتقادی روایات کو نقل کیا گیا ہے اور ان کی تعداد 3785 ہے۔درج ذیل آٹھ کتابوں کا مجموعہ "الاصول من الکافی" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

کتاب العقل والجہل، کتاب فضل العلم، کتاب التوحید، ۔کتاب الحجۃ(اس میں امامت اور ولایت کے مختلف مسائل کے بارے میں روایات بیان ہوئی ہیں اور آخر میں بیس باب آئمہ اہل بیت کی سوانح حیات کی تاریخ کے متعلق ابواب التاریخ کے عنوان سے ذکر ہوئے ہیں)، کتاب الایمان والکفر (اس میں ایمان، اخلاق، تزکیہ نفس اور سیر و سلوک کے بارے مسائل بیان ہوئے ہیں)، کتاب الدعا، کتاب فضل القرآن اور کتاب العشر (المعاشرۃ) اس میں آداب معاشرت اور مسلمانوں کے اجتماعی حقوق کے مختلف مسائل بیان ہوئے ہیں۔

الفروع من الکافی:

کتاب الطہارت سے لے کر کتاب النذر والکفارات تک کے احکام و مسائل سے متعلق "مجموعہ الفروع من الکافی" کے نام سے ہے۔اس میں احکام و مسائل سے متعلق احادیث ہیں۔ جس میں طہارت سے لیکر دیات تک تمام ابواب موجود ہیں اور یہ حصہ چھبیس کتابوں اور پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں 10952 روایات ہیں۔

الروضۃ من الکافی:

روضہ کافی ایک جلد، وعظ و نصیحت، خطبہ، تاریخ اور مختلف احادیث پر مشتمل ہے اور اس میں تقریبا چھ سو احادیث کو جمع کیا ہے۔اس حصہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کے خطبات، آئمہ کی احادیث اور چند قصص شامل ہیں۔[43]

شروحات:

اصول کافی پر متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں، ذیل میں ان شروحات کے نام شامل ہیں جو کہ دستیاب ہیں:

1۔شرح اصول کافی از ملا صدرا(صدرالدین محمد بن ابراہیم نیشاپوری متوفی 1050ھ)اور تین جلدوں میں یہ شرح اصول کافی کی کتاب الحجہ کے آخر تک ہے اور عربی میں ہے۔جسے موسسۃ مطالعات و تحقیقات فرہنگی نے محمد خواجوی کی تصحیح کے ساتھ شائع کی ہے۔اس کا فارسی ترجمہ بھی محمد خواجوی نے کیاہے اوراسی ناشر نے طباعت کاکام سرانجام دیاہے۔

2۔شرح الکافی ،الاصول والروضہ از مولی صالح مازندرانی(متوفی 1110ھ)تعلیق مرزاابوالحسن شعرانی،مطبوعہ تہران المکتبۃ الاسلامیہ 1344ھ جو کہ بارہ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

3۔الشافی فی شرح اصول کافی از عبدالحسین المظفر مطبعہ الغری،نجف اشرف 1969ء یہ شرح تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

دیگر تصانیف:

آپ کی دیگر تالیفات درج ذیل ہیں ؔ

کتاب الرجال،تعبیر الرویا،الوسائل اور کتاب الرد علی القرامطہ(قرمطیوں کے گمراہ کن عقائد کی تردید میں لکھی گئی)۔[44]

2۔ من لایحضرہ الفقیہ:

موئلف کا تعارف:

آپ کا مکمل نام ابو جعفر محمد بن علی اور والد کا نام علی بن الحسین قمی تھا۔آپ کی ولادت 305ھ میں رے میں ہوئی اور آپ کو صدوق کے لقب سے جانا جاتاہے اور والد کا بھی یہی لقب ہے۔[45]آپ کا گھرانہ اس میں بیت الشرف کا درجہ رکھتا تھااورہ آپ کے والد علی بن الحسین بن بابویہ قمی ان میں مرجع سمجھے جاتے تھے۔حصول علم کے لیے آپ نے مختلف بلاد اسلامیہ کا سفر کیااور کئی اکابرین حفاظ اور بزرگان دین سے کسب فیض کیا یہاں تک کہ ان کے شیوخ کی تعداد دو سو ساٹھ تک ملتی ہے۔[46]

چند شیوخ کے نام درج ذیل ہیں:

علی بن ابراہیم قمی[47]

ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن علی بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب[48]

ابن ولید قمی[49]

محمد بن موسیٰ بن متوکل۔[50]

تعارف کتاب:

من لایحضرہ الفقیہ،کتب اربعہ میں سے دوسری بڑی کتاب ہے جو کہ مکتب شیعہ اثنا عشریہ میں مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔کسی شخص کی فقیہ تک رسائی نہ ہونے کی صورت میں پیش آنے والے مسائل شرعیہ کی جواب دہی کے لیے صحیح اور موثق احادیث کی بنیاد پر اسے تالیف کیا ہے۔یہ کتاب تقریبا چھ ہزار فقہی احادیث کے مختلف موضوعات پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں ان روایات کو نقل کیاہے جنہیں صحیح جانتے

ہیں، صحت کے معتقد ہیں اور خود آپ کے بقول جس حدیث کو آپ نے نقل کیا ہے اس کے مطابق فتوی بھی دیا ہے۔[51]

اسے فقہی کتاب کے عنوان سے تحریر کیا ہے تاکہ مسائل شرعیہ میں ان پر عمل کیا جاسکے۔

یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ محدث نوری کے مطابق اس میں 2050 احادیث مرسل ہیں۔[52]

اور محدث بحرانی لکھتے ہیں کہ 5668 احادیث ہیں۔[53]

شروحات:

اس کتاب کی کافی شرحیں لکھی جاچکی ہیں لیکن اکثر مفقود ہیں یا خطی نسخے کے طور پر محفوظ ہیں اور چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ روضۃ المتقین فی شرح اخبار الآئمہ المعصومین یہ شرح عربی زبان میں ہے۔ مجلسی اول نے اس میں احادیث کی اسناد ذکر کی ہیں اور حدیث کی سند کے صحیح نہ ہونے کی صورت میں شیخ کلینی یا شیخ طوسی کی روایات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

2۔ معاہد التنبیہ فی شرح کتاب من لایحضرہ الفقیہ جو کہ ابو جعفر محمد بن جمال الدین ابو منصور حسن بن زین الدین شہید ثانی کی تالیف ہے۔

3۔ معراج النبیہ فی شرح کتاب من لایحضرہ الفقیہ جو کہ محدث بحرانی کی تالیف ہے۔

دیگر تصانیف:

مشہور تصانیف میں سے چند یہ ہیں۔

من لایحضرہ الفقیہ، الخصال، علل الشرائع، معانی الاخبار، ثواب الاعمال، عیون الاخبار الرضا، الامال، المورعظ وغیر ھم۔

شیخ صدوق کی کتب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ زیادہ تر بتائے جاتے ہیں کہ انہوں نے احادیث کس کس سے اور کہاں کہاں سے اور کب سنیں۔ یہ اسلوب ہمیں دوسرے مؤلفین میں نظر نہیں آتا۔

3۔ تہذیب الاحکام:

مؤلف کا تعارف:

محمد بن حسن بن علی بن حسن 385ھ، ایران کے شہر خراسان میں پیدا ہوئے۔[54]

آپ شیخ طوسی و شیخ الطائفہ کے نام سے بھی معروف ہیں۔ تیئیس سال کی عمر میں آپ عراق تشریف لے گئے اور وہاں شیخ مفید (متوفی 413ھ)، شیخ حسین بن عبداللہ عضائری (متوفی 411ھ)، ابو عبداللہ احمد بن عبدالواحد بن احمد بزاز معروف بہ ابن حاشر وابن عبدون (423ھ)، شیخ احمد بن محمد بن موسی معروف بہ ابن الصلت (متوفی 408ھ) اور سید مرتضیٰ کے شاگرد رہے۔[55]

آپ کتب اربعہ میں سے دو کتابوں التہذیب الاحکام اور الاستبصار کے مولف ہیں۔ اس کے علاوہ تفسیر التبیان بھی آپ کی تالیف ہے۔ آپ دوسرے اسلامی علوم جیسے علم رجال، علم کلام اور اصول فقہ وغیرہ میں بھی صاحب نظر تھے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد 300 سے زیادہ ہے۔[56]

کتاب کا تعارف:

تہذیب الاحکام شیخ طوسی کے حدیثی مجموعے کا نام ہے۔ شیعہ اثنا عشریہ کی کتب اربعہ میں اسے شمار کیا جاتا ہے اور اس میں فقہی احادیث کے ساتھ ساتھ علم اصول اور علم رجال وغیرہ کی بھی مفید ابحاث موجود ہیں۔ تمام روایات کو آئمہ اہلبیت سے ذکر کیا ہے۔ عناوین کی ترتیب شیخ مفید کی کتاب المقنعہ کے مطابق ہے اور اس میں کل 393 ابواب و 13590 احادیث ہیں۔ آخر میں ایک مشیخہ ذکر کیا گیا ہے جس میں ان کتابوں کی سند ذکر کی ہے جن سے اس کتاب میں احادیث نقل ہوئی ہیں۔

نجف اشرف سے چھپنے والی یہ کتاب 409 ابواب ، تین مجلدات پر مشتمل ہے جس میں 28 ابواب تکراری ہیں اور احادیث کی تعداد 13988 ہے۔ محدث نوری کے مطابق ابواب کی تعداد 393 اور احادیث 13590 ہے۔[57]

یہ اختلاف بعض ابواب کو مستقل یا غیر مستقل شمار کرنے کی وجہ سے ہے۔ فقہی اعتبار سے یہ کتاب کافی اہمیت کی حامل کہ جس کے مطالعہ سے ایک فقیہ دوسری کتابوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔[58]

ابن طاووس نے کافی و تہذیب الاحکام کو فقہی لحاظ سے بزرگ ترین کتابوں میں سے شمار کیا ہے۔[59]

جبکہ علامہ حلی نے اسے علم فقہ کا اصلی مآخذ قرار دیا ہے کہ فقیہ جس سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔[60]

شروحات:

تہذیب الاحکام کی شروحات میں سے جو کامل شرح ہے وہ صرف ملاذ الاخیار جو کہ اثر علامہ مجلسی ہے اور سولہ جلدوں میں چھپی ہے۔[61]

اس شرح میں بہت سے مطالب دوسری شروحات مثلاً شرح محمد تقی مجلسی و عبداللہ تستری، سے نقل ہوئے ہیں۔[62]

تہذیب کے مشیخے پر یا من لا یحضرہ الفقیہ کے ہمراہ شروح بھی لکھی گئی ہیں جیسے حدیقۃ الانظار اثر محمد علی بن قاسم آل کشکول۔[63]

رسالۃ فی الجمع بین احادیث باب الزیادات من التہذیب، جو کہ شیخ احمد احسائی کی تالیف ہے۔ یہ ایک طرح کی شرح ہے۔

دیگر تصانیف:

محمد محسن بن علی منزوی تہرانی (1389ھ) جو آقا بزرگ تہرانی کے نام سے بھی معروف ہیں، نے شیخ طوسی کی 47 تصانیف کا تذکرہ کیا ہے۔[64]

شیخ طوسی نے اعتقادی، تفسیری، فقہی، حدیثی اور رجالی موضوعات کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

التبیان فی تفسیر القرآن، مقدمہ فی المدخل الی علم الکلام، ریاضۃ العقول (شرح کتاب بمقدمۃ فی المداخل الی علم الکلام)، تمہید الاصول (شرح کتاب جمل العلم والعمل، اپنے استاد سید مرتضی کی کتاب کی شرح لکھی ہے)، اختیار معرفۃ الرجال (فی الواقع کتاب رجال کشی ہے، جسے شیخ طوسی نے تصحیح کیا ہے)، الجمل والعقود (عبادات کے باب میں ہے جو قاضی ابن براج (481ق) کی درخواست پر لکھی گئی) اور الامالی

4۔الاستبصار فی مااختلف من الاخبار:

مولف کا تعارف:

الاستبصار بھی تہذیب الاحکام کے مؤلف شیخ طوسی کی تالیف ہے۔

کتاب کا تعارف:

اس کا شمار کتب اربعہ میں چوتھے نمبر پر ہوتا ہے۔ یہ کتاب تہذیب الاحکام کے بعد آپ نے اپنے شاگردوں کی درخواست پر لکھی ہے۔اس کتاب میں شیخ طوسی نے کوشش کی ہے کہ باہم مختلف روایات کو جمع کیا جائے اوران کے درمیان جمع کرنے کی صورتوں کو واضح کیا جائے۔یہ کتاب بھی فقہی احادیث پر مشتمل ہے لیکن بنسبت تہذیب الاسلام کے یہ کتاب مختصر ہے۔اس کا پہلا اور دوسرا حصہ عبادات سے جبکہ تیسرا یا آخری حصہ فقہ کے دوسرے ابواب سے مثلا ایقاعات، عقود، احکام تا حدود و دیات وغیرہ سے مخصوص ہے۔پہلے دو حصوں میں احادیث سندوں کے ساتھ ذکر ہیں جبکہ آخری حصے میں سندوں کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

شیخ طوسی کے مطابق اس کتاب میں موجود احادیث کی تعداد 5511 ہے۔[65]

اس کتاب میں بھی دوسری کتب اربعہ کی طرح فقہ کے ابواب کو فقہ میں رائج طبقہ بندی کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔

شروحات:

1۔مناہج الاخبار فی شرح الاستبصار از کمال الدین (نظام الدین) احمد بن زین الدین عاملی

2۔کشف الاسرار فی شرح الاستبصار از نعمت اللہ جزائری

3۔نکت الارشاد در شرح استبصار از محمد بن مکی (شہید اول)

4۔شرح استبصار از سید میرزا حسن بن عبدالرسول حسینی زنوزی

5۔شرح استبصار از امیر محمد بن امیر عبدالواسع خاتون آبادی، داماد علامہ مجلسی

نتائج:

درج بالا تعارف کا جائزہ لینے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کتب ستہ مکتب اہل سنت کی امھات الکتب اور کتب اربعہ مکتب شیعہ امامیہ کی امھات الکتب شمار ہوتی ہیں۔علماء اہل سنت کے نزدیک حدیث کا مصداق آپ ﷺ کا قول، عمل اور تقریر ہے، جبکہ شیعہ امامیہ کے نزدیک حدیث وسنت کا اطلاق آپ ﷺ کے اقوال، افعال و تقریرات سمیت بارہ ائمہ معصومین کے اقوال، افعال اور تقریرات پر بھی ہوتا ہے۔دونوں مجموعوں کی مکتب اسلام میں بڑی اہمیت ہے۔ہر ایک نے کئی طرح کی صعوبتوں کو جھیلتے ہوئے حدالامکان کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اور زندگی کے ہر پہلو پر مشتمل احادیث نبویہ ﷺ کو جمع کیا جائے اوران کی چھان بین کے بعد انہیں عوام الناس تک پہنچایا جائے۔ہر ایک نے کتب کی ابواب بندی، موضوعات، مضامین اور احادیث اپنے اپنے انداز میں ترتیب دی ہیں اور کئی لحاظ سے ان کا آپس میں

اشتراک بھی پایا جاتا ہے۔ان موئلفین نے نہ یہ کہ صرف یہی حدیثی مجموعہ ترتیب دیا ہے بلکہ ان کے علاوہ بھی بہت سی کتب تحریر ہیں جو کہ علم فقہ، علم حدیث، علم تفسیر، علم رجال، علم ناسخ و منسوخ اور عقائد و تاریخ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ یہ ایک ایسا سرمایہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم بھی اس جیسی مثال پیش نہیں کر سکتی۔

سفارشات:

اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں مجموعے اپنی اپنی جگہ افادیت رکھتے ہیں اور ان سے استفادہ لیا جا رہا ہے، لیکن چند ضروری سفارشات درج ذیل ہیں:

1۔ ہر مسلمان کو چاہیے کو کہ وہ ان دونوں سے استفادہ کرے چاہے وہ مسلمانوں کے کسی بھی مکتب سے تعلق رکھتا ہو۔ چونکہ دونوں مجموعوں میں کئی لحاظ سے اشتراکیت پائی جاتی ہے اور بہت سی احادیث کا معنی و مفہوم ایک جیسا ہے، بجائے اس کے کہ کتب ستہ کو صرف مکتب اہل سنت والے اور کتب اربعہ کو صرف مکتب شیعہ امامیہ والے ہی پڑھیں اور اس پر عمل کریں بلکہ ہر ایک کو چاہیے کہ ان کا مطالعہ کریں اور عمل کریں۔

2۔ ان کی عوام الناس و طلبہ تک آگاہی کے لیے مختلف سطح کے سیمنار ہونے چاہیے۔

3۔ سکولز اور خصوصا کالجز کی سطح پر مختلف موضوعات کو نصاب کا حصہ بنانا چاہیے۔

4۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ریسرچ سکالرز کو اس طرف متوجہ کریں کہ ان پر کس طرح کا تحقیقی کام ہو چکا ہے اور کس طرح کا کام باقی ہے کہ جن پر تحقیق ہو سکتی ہے۔

5۔ اساتذہ ریسرچ سکالرز کو ان مجموعوں سے متعلق نئے نئے موضوعات اور منہج کے اعتبار تحقیقی کام کرنے کو دیں۔

6۔ ان کتب کی موجودگی ہر کالج اور یونیورسٹی کی لائبریری میں ہونے چاہیے تاکہ تحقیق کرنے والا بآسانی ان تک رسائی کر سکے۔

7۔ اگرچہ ان کے کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی آسان تراجم جن کا مطلب ہر مبتدی کو سمجھ آئے ضروری ہیں۔

8۔ اگرچہ ان پر کئی طرح سے شروحات لکھی جا چکی ہیں مگر آسان فھم کا ہونا ضروری ہے۔

حوالہ جات

1. احمد بن علی بن محمد، ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری (مقدمہ: ہدی الساری)، ص478-494، دار المعرفۃ، بیروت، 1988
2. التوبہ 122:9
3. ہدی الساری، ص490
4. ہدی الساری، ص465، 478
5. محمد بن اسماعیل، بخاری، صحیح بخاری، ناشر بیت الافکار الدولیہ للطبع والنشر، ریاض
6. محمد رضوان، فہارس البخاری، ص2، ناشر مصر

7. ہدی الساری، ص6
8. ایضا
9. ایضا
10. ایضا- ص7
11. ایضا- ص6
12. احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان، وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان، ج،5 ص194 ،طبعۃ دار صادر
13. عثمان بن عبد الرحمن، ابو عمرو، تقی الدین، المعروف بابن الصلاح، صیانۃ صحیح مسلم من الاخلال والغلط وحمایتہ من الاسقاط والسقط، ج 1، ص62، طبعۃ دار الغرب الاسلامی
14. احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج10، ص 127 ،طبعۃ دار احیاء التراث العربی
15. مغلطای بن قلیج بن عبد اللہ البکجری المصری الحکری الحنفی، اکمال تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج 11 ص169 ،طبعۃ دار الفاروق الحدیثۃ
16. سید حسن العفانی، صلاح الامہ فی علو الھمہ، ج 1 ص 315، موئسسۃ الرسالہ
17. محی الدین یحیی بن شرف النووی، تہذیب الاسماء، واللغات، ج2، ص92، دار الکتب العلمیہ
18. محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز ذھبی دمشقی ترکمانی شافعی، تذکرۃ الحفاظ، ج2 ص187
19. تھذیب التھذیب ج9، ص345
20. محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز ذھبی، سیر اعلام النبلاء، ج13، 270
21. مفتی محمد تقی عثمانی، درس ترمذی، ج 1، ص136، 135، مکتبہ دار العلوم، کراچی
22. نجم الدین طبسی، درسنامہ، رجال، مقارن، ص204، موسسہ آموزشی وپژوھشی مذاھب اسلامی، قم، 1385ھ
23. تہذیب التہذہب ج4، ص149
24. تہذیب التہذہب ج4، ص101
25. ابو سلیمان الخطابی، معالم السنن، ج 1 ص 7، مطبعہ العلمیہ، الحلب
26. عبد الرشید نعمانی، ابن ماجہ اور علم حدیث، ص220، اصح المطابع، کراچی
27. علی حسینی، میلانی، جواہر الکلام فی معرفۃ الامامۃ والامام، ص72، ناشر الحقائق، قم چاپ اول، 1389ھ
28. جواہر الکلام ص97
29. درسنامہ رجال مقارن، ص202
30. سیر اعلام النبلاء ج،14 ص131
31. ھدی الساری مقدمہ فتح الباری، ص8
32. ابن اثیر، جامع الاصول فی شرح احادیث الرسول، ج 1 ص116، طبع لبنان
33. ابن ماجہ اور علم حدیث، ص217

34. وفیات الاعیان، ج4، ص249
35. تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص155
36. درسنامہ رجال مقارن، ص204
37. ابن ماجہ اور علم حدیث، ص125
38. غفار عبدالرسول، الکلینی والکافی، ص125،124، قم موسسۃ النشر اسلامی، 1416ھ
39. ابوالقاسم خوئی، معجم رجال الاحادیث وتفصیل طبقات الرواۃ، ج19، ص59، موئسسہ الامام الخوئی، نجف
40. الکلینی والکافی، ص166 وبعد
41. الکلینی والکافی، ص182 وبعد
42. محمد علی مدرس تبریزی، ریحانۃ الادب (احوال وآثار فی تراجم المعروفین بالکنہ اواللقب)، ج5، ص79، کتاب فروشی خیام، تہران
43. الکلینی محمد بن یعقوب، الکافی، ناشر دارالحدیث، قم
44. احمد بن علی نجاشی، رجال نجاشی، ص377، قم موئسسۃ النشر الاسلامی 1416ھ
45. یوسف عباس ناجی، عبادالرحمن فی کل دھر وزمان، باب العلم دارالتحقیق، کراچی، مارچ 2010، ص79
46. علی اکبر، غفاری، مقدمہ، من لایحضرہ الفقیہ، در شیخ صدوق، ص1404،8ھ
47. عبدالرحیم، الربانی الشیرازی، مقدمہ، معانی الاخبار، در شیخ صدوق، ص40، 1361ھ
48. مقدمہ، معانی الاخبار، در شیخ صدوق، ص42
49. مقدمہ، معانی الاخبار، در شیخ صدوق، ص62
50. مقدمہ، معانی الاخبار، در شیخ صدوق، ص66
51. عبداللہ مامقانی، تنقیح المقال، ج3، ص155، موسسہ آل بیت لاحیاء التراث
52. محمد بن علی بن حسین بن موسی شیخ صدوق، من لایحضرہ الفقیہ، تصحیح، علی اکبر غفاری، ج1، ص3، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ دوم، 1413ھ
53. شیخ صدوق، من لایحضرہ الفقیہ، ، تعلیقہ ج4، ص538-539
54. یوسف بن احمد بن ابراہیم بحرانی، ، لولوۃ البحرین، ص395، دارالنعمان نجف، 1386ھ
55. سید محمد حسین طہرانی، طبقات، اعلام الشیعہ، ج2، ص161، قم
56. طبقات، اعلام الشیعہ، ج2، ص161
57. محمد بن حسن بن علی شیخ طوسی، نہایہ فی مجرد الفقہ والفتاوی، مقدمہ، طہرانی، ص32-31، دارالاندلس، بیروت
58. میرزا حسین نوری، خاتمہ مستدرک الوسائل ج6، ص415، قم
59. محمد جواد، چہار مقالہ، در مقالات فارسی، ص181-184، ش55، کنگرہ جہانی ہزارہ، شیخ مفید قم
60. ابن طاوس، فتح الابواب بین ذوی الالباب وبین رب الارباب فی الاستخارات، ص292، چاپ حامد خفاف، قم، 1409ق
61. حسن بن یوسف بن مطہر، حلی، مختلف الشیعہ فی احکام الشریعہ، ج2، ص355، 1419ق

62. طہرانی، جلد22، ص191
63. محمد باقر بن محمد تقی، مجلسی، ملاذ الاخیار فی فہم تہذیب الاخبار، ج1، ص43، کتابخانہ آیت اللہ مرعشی، قم
64. طہرانی، جلد11، ص164
65. محمد بن حسن، طوسی، الاستبصار، بہ کوشش حسن موسوی، ج4، ص342، نجف

References

1. Ahmed bin Ali ,Ibne Hajar Asqalani, Fathulbari Fe Sharhe Sahih ul Bukhari (Muqadama: Hudalsari), Darulmarfah Berut.1988, Safha 478-494
2. Al Quran Altaobah 9:122
3. Fathulbari, Safha 490
4. Fathulbari, Safha465,478
5. Muhammad bin Ismaeel Bukhari, Sahih Al Bukhari, Baitul Afkar al Dauliah ,Riaz
6. Muhammad Rizwan Faharisul Bukhari, Nashir Egypt, Safha2
7. Fathulbari, Safha 6
8. Fathulbari, Safha 6
9. Fathulbari, Safha 6
10. Fathulbari, Safha 7
11. Fathulbari, Safha 6
12. Ahmed bin Muhammad Ibne Khulkan, Wafiyyatul Aayan wa Anba Abna ul Zaman, Taba Darul Sadir, Jild 5 Safha 194
13. Usman bin Abdul Rehman Ibnulslah, Siyanat ul Sahih Muslim Minal Akhlal wal Ghalt wa Himayatu Minal Asqat wal Saqat, Darul Gharab e Islami Jild.1 Safha.62
14. Ibne Hajar Asqalani Tehzeeb ul Tehzeeb, Dar Ahya ul Turaas ul Arabi Jild. 10 Safha.127
15. Mughaltai Ibne Qaleej Bin Abdullah, Ikmal Fe Tehzeeb ul Kamal Fe Asma ul Rijal, Darul Farooq Al Hadisia Jild.11 Safha.169
16. Syed Hassan Alafani Silahul Ummah Fe Ulovel Ummah, Muasisah Alrisala Jild.1 Safha.315
17. Muhayu Din Yahya Bin Ashraf Alnovi, Tehzeeb ul Asma wal Luggat, Darul Kutubel Ilmia Jild.2 Safha 92
18. Muhammad Bin Ahmed Bin Usman Zahbi Tazkiratul Huffaz Jild.2 Safha 187
19. Tehzeebul Tehzeeb Jild 9 Safha345
20. Muhammad Bin Ahmed Bin Usman Zahbi Siyaru Aalam un Nabla Jild.13 Safha 270
21. Muhammad Taqi Usmani, Dars-e-Tirmizi, Maktaba Darul Uloom Karachi Jild.1
22. Najm ul Din Tabsi Dars Nama Rijal Maraqaran, Muasisa Amozishi Mazahib-e- Islam Qum 1385 AH, Safha204
23. Tehzeebul Tehzeeb Jild 4 Safha.149
24. Tehzeebul Tehzeeb Jild 4 Safha.101
25. Abu Salman AlKhatabi Mualim ul Sunan Matba Al Ilmia Alhalab Jild.1 Safha 7
26. Abdul Rasheed Numani Ibne Majah wa Ilme Hadees Assah ul Matabe Karachi Safha220
27. Ali Hussaini Milani Jawahirul Kalam Fe Marfatel Imamate wal Imam Nashir Alhaqaiq Qum Iran 1389 AH, Safha 72
28. Milani Jawahirul Kalam Safha 97
29. Dars Nama Rijal Maqaran Safha 202
30. Siyaru Aalam un Nabla Jild14 Safha131
31. Fathulbari Safha 8
32. Abne Aseer Jami ul Asool Fe Sharhe Ahadees ul Rasool Taba Labnan Jild1 Safha116

33. Ibne Majah wa Ilme Hadees Safha 217
34. Wafiyyatul Aayan Jild4 Safha 249
35. Tazkiratul Huffaz Jild2 Safha155
36. Dars Nama Rijal Maqaran Safha 204
37. I bne Majah wa Ilme Hadees Safha 125
38. Ghaffar Abdul Rasool Al Kulaini wal Kafi Muasisa Alnashar Islami Qum 1416 AH, Safha 124,125
39. Abul Qasim Khoi Mujam Rijal ul Ahadees wa Tafseel Tabqate Ruwat, Al Muasisah Al Imamul Khui Najaf, Jild19 Safha 59
40. Al Kulaini wal Kafi Safha166 and After
41. Al Kulaini wal Kafi Safha182 and After
42. Muhammad Ali Mudaris Tabrizi Rihanatul Adab, Kitab Farooshi Khayam Tehran, Jild5 Safha 79
43. Al Kulaini Muhammad Bin Yaqoob, Al Kafi, Nashir Darul Hadees Qum
44. Ahmed Bin Ali Nijashi Rijal-e-Nijashi Muasisa Alnashar Islami Qum 1416 AH, Safha 377
45. Yousuf Abbas Nanji Ebadul Rehman Fe Kulle Dahr wa Zaman Babul Ilm Darul Tehqiq Krachi March2010 Safha 79
46. Ali Akbar Ghaffar Muqammah Manla Yahzarhul Faqih Der Shaikh Sadooq 1404 AH, Safha8
47. Alrabani Alshirazi Abdul Raheem Muqadmmah Maniul Akhbar Der Shaikh Sadooq 1361 AH, Safha 40
48. Muqadammah Mani ul Akhbar der Shaikh Sadooq Safha42
49. Muqadammah Mani ul Akhbar der Shaikh Sadooq Safha62
50. Muqadammah Mani ul Akhbar der Shaikh Sadooq Safha66
51. Abdullah Mamqani Tanqeeh ul Maqal Muasisah Ale Bait Le Ahy ul Turas Jild3 Safha155
52. Muhammad Bin Ali Bin Hussain Shaikh Sadooq Manla Yahzarhul Faqih Tasih Ali Akbar Ghaffari Daftar Intisharat Islami Qum 1413 AH, Jild1 Safha3
53. Shaikh Sadooq Manla Yahzarhul Faqih Taliqa Jild4 Safha 538,539
54. Yousuf Bin Ahmed Bin Ibrahim Behrani Lulu tul Behrain, Darul Numan Najaf 1386 AH, Safha 395
55. Syed Muhammad Hussain Tehrani Tabqat Aalam ul Shia Qum Jild2 Safha161
56. Tabqat Aalam ul Shia Jild2 Safha 161
57. Muhammd Bin Hassan Bin Ali Toosi Nihaya Fe Mujaradul Fiqah wal Fatawa Muqdamma Tehrani Darul Undalus Berut Safha 31,32
58. Merza Hussain Noori Khatma Mustadrikul Wasail, Qum Jild6 Safha415
59. Muhammad Jawad Chihar Maqala der Maqalat e Farsi, Kingrah Jahani Hazarah Shaikh Mufeed Shumara 55 Safha181-184
60. Ibne Taous, Fathul Abwab Bain Zavil Albab wa Bain Rabel Arbab Fel Istikharat Chap Hamid Khaffaf Qum Safha292
61. Hassan Bin Yousuf Bin Mazhar Helli, Mukhtaliful Shia Fe Ahkamel Sharia Jild2 Safha355
62. Tehrani Jild22 Safha 191
63. Muhammad Baqir Bin Muhammad Taqi Majlasi, Milazul Akhyar Fe Fahme Tehzeebul Akhbar, Kitab Khana Mrashi Qum Jild1 Safha43
64. Tehrani, Jild11 Safha 164
65. Muhammad Bin Hassan Toosi Al Istibsar Koshish Hassan Mosvi, Najaf Jild4 Safha342